السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فاسد عقیدہ رکھنے والے اورخلاف سنت نماز پڑھنے والے کے پیچھے یازانی فاسق امام کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

فاسد عقیدہ رکھنے والے مراد غالبا ایسا آدمی ہے جوان باتوں پر صحیح اعتقاد نہیں رکھتا جن پر ایمان کا مدار ہے ،اگریہی سائل کی مراد ہے توایسے آدمی کے پیچھے قطعا نماز نہیں ہوتی کیونکہ جس کا عقیدہ صحیح نہیں ہے وہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہے ،کیونکہ قرآن حکیم فرماتا ہے کہ :

وَمَن يَعْمَلْ مِنَ لصَّـٰلِحَـٰتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُو لَـٰٓئِكَ يَدْخُلُونَ لْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ١٢٤ (النساء : ١٢٤)

اس آیت سے صراحتا معلوم ہوتا ہے کہ اعمال کی مقبولیت مشروط ہے ایمان صحیح کے موجودہونے سے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جس نے بھی نیک اعمال کئے مرد ہوخواہ عورت بشرطیکہ وہ مومن ہوتووہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔اوراس سے ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔اب اگرایمان ہی صحیح نہیں ہے تواس کے اعمال صالحہ کب مقبول ہوں گے ؟

اورنمازیقینااعمال صالحہ میں سے ہے لہذاجس کا ایمان صحیح نہیں ہے اس کی نماز بھی مقبول نہ ہوگی ۔جب اس کی نماز مقبول نہ ہوئی تواس کے پیچھے اقتداکرنا سراسر فضول ہوگا باقی رہافاسق وفاجراور خلاف سنت نماز پڑھنے والاسوان کے متعلق بھی احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کوامام نہیں بنانا چاہئے ۔علاوہ ازیں جوخلاف سنت نماز پڑھتا ہے وہ بدعتی ہے اوربدعتی کوامام بنانااس کی بدعت کوفروغ دینا ہے اوربدعتی کا احترام (بلاکسی مجبوری کے ) بھی گناہ ہے ذیل کی احادیث ملاحظہ کی جائیں ۔

امام ترمذی رحمة اللہ علیہ اپنی جامع میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ :

((قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لاتجاوز صلواتھم آذانھم العبد الابق حتی یرجع وامراة باتت وزوجھا علیھا ساخط وامام قوم وھم لہ کارھون )) قال ابوعیسی ہذاحدیث حسن  الترمذی کتاب الصلوة' باب ماجاء فی من ام قوما وھم لہ کارھون' رقم الحدیث : ٣٦٠.

''یعنی جناب حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین آدمی ہیں ان کی نمازان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی (یعنی اللہ تعالی کی بارگاہ میں قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرتی )(1) :ایک بھاگاہواغلام حتی کہ اپنے مالک کی طرف لوٹ آئے ۔

(٢) :وہ عورت جورات گزارے اس حال میں کہ اس کا شوہراس پرناراض ہو۔

(٣) :وہ امام جس کی اقتداکوقوم ناپسند کرتی ہو۔''

امام ترمذی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے ۔

اسی طرح ابن ماجہ میں بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لیکن اس میں مذکورہ آدمیوں کے ساتھ تیسرے آدمی کے لیے ''وآخران یتصارمان '' کے الفاظ آئے ہیں یعنی تیسرے وہ دوآدمی جنہوں نے محض دنیاوی معاملات کی وجہ سے ایک دوسرے سے قطع تعلقی کی ہے ۔(حافظ عراقی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے )

ان احادیث سے معلوم ہواکہ جوامام اس حالت میں نماز پڑھاتا ہے کہ مقتدی اس سے ناراض ہیں تواس کی نماز مقبول نہیں ہوتی اورظاہر ہے کہ جوفاسق وفاجرہویافاسد عقیدہ کا حامل ہویاسنت کے خلاف نماز پڑھتا ہواس کے پیچھے مقتدی برضاورغبت قطعا نماز نہیں پڑھ سکتے الایہ کہ مقتدی بھی ان ہی جیسے فاسق ومبتدع ہوں ۔

اب چونکہ ایسے آدمی کی اقتداکرتے ضرورہوں گے لیکن دل میں وہ ان سے ضرورناراض ہوں گے اوراس کوسخت ناپسند کرتے ہوں گے اس لیے اس کی نماز قبولیت کا شرف حاصل نہیں کرے گی ۔جب خودامام کی نماز ہی مقبول نہیں تواس کے پیچھے نماز پڑھ کرکیا فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے ۔

لہذاایسے امام کے پیچھے ہرگزنماز نہیں پڑھنی چاہیئے ۔علاوہ ازیں امام حاکم حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ :

((ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیمابینکم وبین ربکم عزوجل )) المستدرک للحاکم' جلد٣' صفحہ ٢٢٢.

‘‘نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر تم کو یہ بات خوش لگتی ہے یا اگر تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری نماز مقبول ہو تو تمہاری امامت بھی وہ لوگ کرائیں جو تم میں سے اچھے ہوں۔’’

اس حدیث نے تو واضح کر دیا کہ امام اس کو بنانا چاہیئے جو اچھا ہو ورنہ پھر مقتدیوں کی بھی نماز قبول نہ ہوگی اور اس کی وجہ سے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ایسے بتدع وفاسق کو امام بنانا اس کی بدعت کو فروغ دینا ہے اور اس سے فسق وفجور کا احترام ظاہر ہوتا ہے اور یہ چیز انتہائی بری ہے لہذا چونکہ مقتدیوں نے بھی ایسے امام کا احترام کیا ہے اور اس کی بدعت کے فروغ میں مدومعاون ہوئے ہیں لہذا ان کی نماز بھی مقبولیت کے شرف سے محروم ہو جائے گی۔

*ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب*

## [فتاویٰ راشدیہ]()

**صفحہ نمبر 292**

**محدث فتویٰ**